خطبہ جمعہ

برائے 3 مئی 2019ء

ہماری پوری زندگی ایک روزہ ہے

رمضان انتہائی بابرکت مہینہ ہے، جس میں روزہ رکھنا فرض ہے، روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کی دولت کا حصول ہے، جونصیب سے اگر میسر آجائے تو پوری زندگی اس روزہ دار کی طرح گذارنا آسان ہوجائے جونیکیوں کے اہتمام اور گناہوں سے اجتناب کے ساتھ اپنی زندگی گذارتا ہے، افسوس کہ مسلمانوں کی نگاہ سے روزے کا یہ مقصد چھپتا جارہا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ رمضان کا مہینہ تو اطاعت وعبادت کے ساتھ گذارتے ہیں، لیکن جوں ہی یہ مہینہ رخصت ہوتا ہے

؎ وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ضرورت ہے کہ روزے کے اس بنیادی مقصد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔ اسی غرض سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سوشل میڈیا ڈیسک کی جانب سے ''ہماری پوری زندگی ایک روزہ ہے'' کے عنوان سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک تقریر جمعہ کے خطبہ کے طور پر ارسال کی جارہی ہے، امید ہے کہ ائمہ مساجد اور خطباء اسے اپنے خطاب کا حصہ بنائیں گے۔ جزاکم اللہ خیرا

توفیقِ الٰہی

سب سے پہلے تو آپ کو رمضان المبارک کی سعادت ملنے اور رمضان المبارک میں روزے رکھنے اور اس کام کیلئے توفیق الٰہی پر مبارک باد دیتا ہوں، یہ معمولی نعمت نہیں ہے، اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں، اور اللہ کے رسول ﷺ نے بڑی بشارتیں سنائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ** جس نے رمضان کے روزے رکھے اللہ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر وثواب کی لالچ میں، اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہوگئے۔

میں آپ کے سامنے بظاہر ایک نئی بات کہنے والا ہوں، لیکن وہ نئی بات نہیں ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم سے ماخوذ ہے، اور قرآن مجید پر مبنی ہے، لیکن بہت سے بھائیوں کیلئے نئی سوچ ہوگی، اور نئی چیز کی ذرا قدر ہوتی ہے اور اس سے آدمی کا ذہن ذرا تازہ، بیدار اور متوجہ ہوجاتا ہے وہ یہ کہ ''روزے دو طرح کے ہیں، ایک چھوٹا روزہ، ایک بڑا روزہ''۔

چھوٹے روزے کی تحقیر نہیں، صرف زمانی اور وقتی لحاظ سے کہہ رہا ہوں کہ چھوٹا روزہ کتنا ہی بڑا ہو، ۱۳ گھنٹہ، ۱۴ گھنٹہ کا روزہ ہوگا، بعض ملکوں میں جہاں دن اس زمانہ میں بڑا ہوتا ہے اس سے کچھ زیادہ، یہ وہ روزہ ہے جو صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک قائم رہتا ہے اس روزہ کا ایک قانونی ضابطہ اور اس کے کچھ شرعی احکام ہیں، جو آپ کو معلوم ہیں، آپ جانتے ہیں کہ اس روزہ میں آدمی کھا پی نہیں سکتا اور ان تعلقات ومعاملات کا لطف نہیں حاصل کرسکتا، جن کی اور دنوں میں اجازت ہے، یہ روزہ چاہے ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا ہو، اس میں محدود پابندیاں ہیں، رمضان کے اس روزے سے لوگ واقف اور اس کے قوانین واحکام پر عامل ہیں۔

بڑا روزہ ہے اسلام کا روزہ، اسلام خود ایک روزہ ہے، اور یہ سب روزے اور عیدین بھی، بلکہ روزہ، نماز یہاں تک کہ جنت بھی جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا وہ سب اس کے طفیل ہی ہے، اصل بڑا روزہ اسلام کا روزہ ہے، وہ کب ختم ہوتا ہے؟ کب شروع ہوتا ہے؟ یہ بھی سن لیجئے۔

جو خوش قسمت انسان مسلمان گھر میں پیدا ہوا، اور وہ شروع سے کلمہ گو ہے، اس پر بلوغ کے بعد ہی یہ طویل ومسلسل روزہ فرض ہوجاتا ہے، اور جو اسلام لائے، کلمہ پڑھے، یہ روزہ اس پر اسلام قبول کرنے کے وقت سے شروع ہوتا ہے، اور یہ روزہ کب ختم ہوگا؟ یہ بھی سن لیجئے، رمضان کا روزہ اور نفلی روزہ تو غروب آفتاب پر ختم ہوجاتا ہے، مگر اسلام کا یہ روزہ آفتاب عمر کے غروب ہونے پر ختم ہوگا۔

رمضان کے روزے کا افطار

رمضان کے روزے و نفلی روزے کا افطار کیا ہے؟ آپ عمدہ سے عمدہ مشروب اور لذیذ سے لذیذ غذا سے افطار کرسکتے ہیں، اور زندگی کا یہ طویل ومسلسل روزہ کس سے کھلے گا؟ حضرت محمد رسول اللہ محبوب العالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین ﷺ کے دست مبارک سے جام طہور، جام کوثر سے کھلے گا، اگر وہ روزہ پکا ہے اور اس روزے کے شرائط ہم نے پورے کردیے اور محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے ہم دنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے گئے، ہماری روح اس حال میں نکلی کہ ہماری زبان پر کلمہ تھا اور ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ رہے تھے اور ہمارے دل میں نور ایمان تھا، ہمارے دماغ میں اللہ سے ملاقات اور حضور ﷺ کی زیارت کا شوق

تھا، تو وہ روزہ اس وقت ختم ہوتا ہے، اس کا افطار کیا ہے؟ اس کی ضیافت کیا ہے؟ وہ ہے جس ضیافت پر آدمی اپنی جان دے دے، اور اللہ کے بندوں نے جان دی ہے، اللہ کے سینکڑوں اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں نے اس شوق میں جان دی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا دیدار نصیب ہو، اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے جب ہم ہوں تو وہ ہم سے خوش ہوں، راضی ہوں۔

اُس چھوٹے روزے کا حکم اور اس کی پابندیاں سب کو معلوم ہیں، سب روزے دار کھانے پینے سے اور ان تمام چیزوں سے بچتے ہیں جو ممنوع ہیں، لیکن اس بڑے روزے کا خیال بہت کم لوگوں کو ہے، حالانکہ یہ روزہ ہم لوگوں کو اس بڑے روزے کے طفیل ہی ملا ہے، اس بڑے روزے کی برکت سے ملا ہے، یوں سمجھئے کہ اس بڑے روزہ کے انعام میں ملا ہے، اور عید بھی اسی روزے کے طفیل میں ملی، اگر اسلام نہ ہوتا تو نہ نماز ہوتی، نہ روزہ ہوتا، اور دیکھ لیجئے! جہاں اسلام نہیں، وہاں نہ نماز ہے، نہ روزہ، نہ کلمہ ہے، نہ اللہ پر یقین ہے، نہ اس کے واحد ہونے کا یقین، نہ حشر کا، نہ روزِ قیامت کا، نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا، یہ سب دولت ایمان ہم کو اسلام کے طفیل ملی ہے، ہم گنا بھی نہیں سکتے کہ کیا کیا دولتیں ہم کو ملی ہیں، یہ سب اسلام کے طفیل میں ملی ہیں، اسلام کے طفیل میں آدمیت ملی ہے، انسانیت ملی ہے، عزت ملی ہے، طاقت ملی ہے، روحانیت ملی ہے، اور مرنے کے بعد قیامت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت ملے گی، اس کا تو پوچھنا ہی کیا ''**مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ**'' (نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا) تو اس (طویل و مسلسل) روزے کا لوگوں کو کم خیال آتا ہے، اب ہم آپ کو بتاتے ہیں، معلوم نہیں، پھر کبھی ہماری آپ کی ملاقات ہو یا نہ ہو اور کچھ سننے کا موقع ملے یا نہ ملے۔

بڑے کام کی بات آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس روزہ (رمضان کے روزہ یا نفلی روزہ) میں پانی پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کھانا کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، یہ روزہ ٹوٹ جائے تو ساٹھ روزے رکھنے چاہئیں، تب ان کی قضا ہوگی، لیکن وہ روزہ جو اسلام کا روزہ ہے، اس کا بہت کم لوگوں کو خیال ہے، ہم بتاتے ہیں کہ اس میں کیا کیا چیزیں منع ہیں، اس میں کھانے پینے کی محدود چیزیں جو حرام ہیں، منع ہیں، اس میں شرک منع ہے، سب بدتر چیز جو اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قرآن مجید میں صاف آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا، باقی جس کو چاہے گا معاف فرمادے گا۔ (سورہ نساء)

شرک کیا ہے؟

شرک کیا ہے؟ آپ سن لیجئے، اس کو سب برا سمجھتے ہیں، آپ بھی برا سمجھتے ہوں گے، عقیدہ یہ جو ہے کہ یہ خیال کرے کہ کارخانۂ عالم اللہ کا بنایا ہوا ہے اور وہی چلا رہا ہے۔ اسی کا کام ہے پیدا کرنا، اس کا کام ہے جلانا، اسی کو مانتے ہیں کہ خالق ارض وسماوات اور کائنات چلانے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، لیکن چلانے کے بارے میں بہت سے بھائی ایسے ہیں جن کے دل میں اور کبھی ان کے دماغ میں یہ بات پورے طور سے جذب نہیں ہوتی ہے، اس نے اپنی جگہ نہیں بنائی ہے، وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ کارخانۂ عالم تو اللہ نے بنایا ''**كُنْ فَيَكُوْنُ**'' کہہ دیا بس بن گئی، لیکن چلانے میں دوسری ہستیاں شریک ہیں، جیسے کوئی بادشاہ اپنی مرضی سے کوئی کام کسی کے سپرد کردے، کوئی بات کسی کے ذمہ کردے، بھائی! تم خیرات بانٹا کرو، تم دیکھو کھانے پینے کا خیال رکھنا، غلہ پہنچادو، کچھ پہنچادو، جس کی ضرورت ہو، کوئی بیمار ہو اس کو شفا دے دو، کسی کے اولاد نہیں ہے اس کو اولاد عطا کرو، کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہے اس کی خلاصی کردو، کسی کا مقدمہ جتادو، وغیرہ وغیرہ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کے ذمہ کچھ کارخانے کردیے ہیں، تو اس میں اللہ کی شان کے خلاف کوئی بات نہ ہوگی، ان کی قبولیت اور بزرگی کی وجہ سے اور اپنے ارادہ سے سپرد کیا ہے اور جب چاہے گا لے لے گا۔

لیکن ایسا نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا ہی کام ہے پیدا کرنا اور میرا ہی کام ہے جلانا اور حکم دینا: **أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ** (سورہ اعراف)

کارخانۂ عالم پورے طور سے اسی کے قبضے اور اختیار میں ہے، وہی خالق کائنات ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور وجود بخشنے والا ہے، اور وہی حکمراں، سیاہ وسپید کا مالک، جلانے والا، مارنے والا، روزی اور اولاد دینے والا، اولاد دینا، روزی دینا، قسمت اچھی بری کرنا، ہرانا جتانا، اور کسی کو عزت دینا، کسی کی آئی ہوئی بلا کو ٹال دینا، یہ سب اللہ کے قبضہ میں ہے اور ہمیشہ ہمیش رہے گا، اس دنیا کا ایک پتہ بھی اور ایک ذرہ بھی اس کے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا، پوری عنان حکومت اور کنجی اس کے ہاتھ میں ہے۔

آخرت کا یقین

دوسری بات قیامت کا یقین و آخرت کا یقین ہے اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کو آخری پیغمبر ماننا، خاتم النبیین، سید المرسلین، شفیع المذنبین کو محبوب رب العالمین ماننا، اور یہ ماننا کہ شریعت انہی کی چل رہی ہے، اور قیامت تک چلے گی اور آخرت میں کام آئے گی، قیامت تک اور کسی کی شریعت نہیں چلے گی، اگر آپ کے بعد کوئی نبی شریعت لے کر آئے، تو وہ کذاب اور دجال ہے، ملحد ہے، دین کا باغی ہے اور واجب القتل ہے، شریعت شریعتِ محمدی ہے اور وہی قیامت تک چلے گی، اور ہر جگہ چلے گی اور اس پر جو چلے گا وہی فلاح یاب ہوگا اور سرخرو ہوگا۔

محبت رسول ﷺ

آپ ﷺ حبیب خدا ہیں، جو آپ ﷺ سے محبت کرے، خدا اس سے محبت کرتا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ** یہ مرتبہ کسی بزرگ اور ولی کیا چیز کسی نبی اور رسول کو بھی نہیں ملا، یہ مرتبہ خدا نے آپ کے لئے رکھا تھا، ایک تو یہ کہ آپ پر ایمان بھی ہو، عقیدہ بھی ہو، محبت بھی ہو اور شفاعت کا شوق بھی ہو، اور اہتمام اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ آپ میں شریعت پر چلنے کا اہتمام بھی ہو، کہ آپ پوچھیں، آپ کے اندر جذبہ اور جستجو اس بات کی پیدا ہو کہ مسئلہ بتائیے اور اہل علم وفضل کے پاس جائیے، لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں میں یہ بات پورے طور پر نہیں ہے، شادی بیاہ کس طریقہ پر ہو؟ حضور ﷺ اور صحابہؓ کا کیا طریقہ کار تھا؟ خوشی کا اظہار اور غم کا اظہار بھی شریعت وسنت کے مطابق ہونا چاہئے، ماتم کرنا، گانا، بجانا، یہ تزک واحتشام، دھوم دھام، اور شادیوں میں وہ سب کام کرنا، چاہے سود لے کر اور زمینیں بیچ کر، رشوت لے کر ہو، بس جس سے نام ہو، ہماری حیثیت عرفی بلند ہو، لوگوں میں اونچے سمجھے جائیں، اور یہ جہیز کا مطالبہ اور نہ دینے پر نازیبا سلوک کہ گردن شرم سے جھک جائے، کیسی بری بات ہے! یہ سب شریعت کے خلاف ہے، اللہ کو ناپسند ہے، سب میں ہم پابند ہیں، شریعت کے، صرف نماز وروزہ میں ہی پابند نہیں ہیں، بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں پابند ہیں، ہر چیز میں ہمارے لئے نمونہ اسوۂ رسول ﷺ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(بقیہ صفحہ 16 پر)

اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا۔) (سورہ آل عمران)

گناہوں سے بچنا ضروری

اسی کے ساتھ ایک بات یہ بھی کہ روزہ میں جیسے غیبت منع ہے، ایسے ہی اس روزہ میں بھی غیبت منع ہے، اسی طرح جھوٹ بولنا، فحش بکنا، رشوت لینا اور رشوت دینا، سودخوری، اسراف اور فضول خرچی ممنوع ہے، اسی طرح یہ سوچنا کہ روزہ کے بعد ہم آزاد ہیں، ہرگز نہیں! ہم آزاد نہیں ہیں، وہ روزہ برابر چلتا رہے گا، وہ روزہ اب بھی ہے، بلکہ وہ اس روزہ پر سایہ فگن ہے، اور یہ روزہ اس روزہ کا جزو ہے جو آپ رکھ رہے ہیں، وہ روزہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

ایمان پر خاتمہ کی فکر اور دعا

سب سے بڑی چیز جو تمنا کرنے کی ہے، بلکہ جس کے لئے جان کی بازی لگا دینا، اور جس کے لئے جان فدا کر دینا جسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ ہے، ہماری آزادی، غریبی، مفلسی، دوستی، دشمنی، کامیابی اور ناکامی یہ سب گزر جائے گی، بس خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

ہم آزاد نہیں پابند ہیں

ایک بات یہ بھی ہے کہ یہاں سے رمضان ختم ہونے کے بعد آپ یہ نہ سمجھیں کہ چھٹی ہوگئی، اب ہم آزاد ہیں، جو چاہیں کریں، ہرگز ایسا نہیں، آپ بالکل آزاد نہیں، آپ کے گلے میں اسلام کا طوق پڑا ہوا ہے، آپ کی تختی، آپ کے شناختی کارڈ پر لکھا ہے کہ آپ مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ کے یہاں اِس روزہ کا حساب ہوگا اور اُس روزہ کا بھی حساب ہوگا، ہم نے آغاز میں آپ کے سامنے جو آیت پڑھی، اس کا ترجمہ یہ ہے: میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، (سورۂ مائدہ) چاہے کوئی تبدیلی لانا چاہے، سلطنت کہے، بادشاہ کہے کہ ایسا کرو، اور وہ کرنا چاہے، بڑے سے بڑا مسلمان اور علم کا دعویٰ کرنے والا کہے، کچھ ہونے کو نہیں، جو چیز حرام ہے قیامت تک حرام رہے گی، دنیا میں کسی کو اجازت نہیں، اور نہ اس کے لئے مجال ہے کہ اس میں ترمیم کرے، شریعت میں اب کوئی ترمیم نہیں ہوسکتی، وہ چیزیں جو حرام ہیں حرام ہی رہیں گی۔

روزہ کا انعام

یہاں سے آپ ارادہ کرکے جائیے کہ اگر کسی کی جائداد آپ کے قبضے میں ہے اور آپ کی نہیں ہے تو اس روزہ کا تقاضا ہے کہ آپ اس جائیداد کو چھوڑ دیں، اللہ تعالیٰ اس پر بڑا خوش ہوگا، آپ اللہ کے خوف سے ایسا کریں اور کہیں کہ لو اپنی جائداد، اپنا ترکہ، یہ تمہیں مبارک ہو، اب ہم نے توبہ کی ہے۔

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، دل آزاری کرنا، گالی بکنا، ناجائز ذرائع آمدنی، رشوت وغیرہ جن سے پیسے ملتے ہیں، حرام ہی ہیں، اور قیامت تک ناجائز ہی رہیں گے، اسی طرح سود ہے کہ بعض لوگ اس دورِ پُرفتن میں اس کے جواز کی شکلیں نکال رہے ہیں، کس قدر افسوسناک بات ہے۔ جس چیز کو شریعت ودین نے حرام قرار دے دیا، قیامت تک حرام ہی رہے گی۔

ساری عمر کا روزہ بڑا روزہ

ہر شخص کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ اسلام کا روزہ ہے، ساری عمر کا روزہ ہے، کبھی نہیں ٹوٹ سکتا، جو چیزیں حرام ہیں، حرام ہیں، غلط ہیں غلط ہیں، عقیدہ خالص ہونا چاہئے، نہ کوئی آئی ہوئی بلا کو ٹال سکتا ہے، نہ اولاد دے سکتا ہے، نہ نوکری دلا سکتا ہے، کہ آپ کسی اور سے مانگیں، جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگیں، جو سمیع و مجیب ہے، وہ اپنے رسول ﷺ سے فرماتا ہے:

’’بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ دعا کرے‘‘۔ (سورۂ بقرہ)

بس آپ یہاں سے بڑے روزے کا خیال لے کر جایئے، خوش ہوئیے، اللہ کا شکر ادا کیجئے، یہ روزہ تو ختم ہو رہا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اور رمضان نصیب کرے، مگر زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، صحت کا اعتبار نہیں، ہاں وہ مسلسل و طویل روزہ رہے گا، وہ روزہ مبارک ہو، اس روزہ کا خیال رکھیے، وہ روزہ نہ توڑیئے گا، وہ روزہ اگر ٹوٹا تو سب کچھ ٹوٹ گیا، سب کچھ بگڑ گیا۔

بس یہی دو روزے ہیں: ایک روزہ ہے قریب المیعاد وہ ہے رمضان کا روزہ اور دن بھر کا روزہ ہے، ایک روزہ وہ ہے جو زندگی کے ساتھ رہے گا، اور مسلمان کیلئے جب سے وہ بالغ ہوا، اس دن تک جب تک سانس اور جان میں جان ہے، اور وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا اس کا بھی، جب تک بدن میں اس کے جان اور روح ہے، اس وقت تک باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق دے کہ ہم اس روزے کو برقرار رکھیں، اس روزے کی حفاظت کریں اور قدر کریں اور اس روزے پر جئیں اور مریں۔

☆......☆......☆

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ